جمع القرآن میں اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا کردار

(آرتھر جیفری کی رائے کا خصوصی جائزہ)

فرحت عزیز
لیکچرر: ایف سی کالج، لاہور

ابی بن کعب بن قیس رضی اللہ عنہ ایک کاتب وحی اور جلیل القدر صحابی رسولؐ تھے۔ آپؓ کے والد کعب بن الخزرجی نے آپؓ کی پرورش کی۔ جن کا شمار مدینہ کے شرفاء وزعماء میں ہوتا تھا۔ آپؓ کا خاندان مدینہ کے مالدار خاندانوں میں سے ایک تھا۔(۱) آپؓ کا شمار اسلام سے قبل یہود کے ان عالموں میں ہوتا تھا۔ جو دیگر آسمانی کتابوں سے بھی واقف تھے۔ آپؓ نے سعید بن الربیع اور اُسعد بن زراۃ کی صحبت اختیار کی۔ اسی دوران آپؓ کی ملاقات مصعبؓ بن عمیر سے ہوئی۔ آپؓ نے اسلام کی طرف رغبت کا اظہار کیا۔ اسلام لانے کے بعد آپؓ زیادہ تر صحبت رسولؐ میں رہا کرتے تھے۔ اور اس طرح آپؓ نے شریعت اسلامیہ کے تمام پہلو سیکھ لئے۔ آپؓ نے قرآن کا علم حاصل کیا۔ اور آنحضور کی ہدایت کے مطابق مختلف وفود کو دین کی تعلیم دیتے رہے۔(۲) دوران تدریس آپؓ نہایت بردباری کا مظاہرہ کرنے آپؓ نے مدینہ میں دین اسلام کے اولین مرکز مسجد قبا کے قیام میں مہاجرین و انصار کو بھرپور تعاون کرنے کی تلقین کی۔(۳) آپؓ علم وعمل کا پیکر تھے۔(۴) اور مدینہ میں قرآن کی تفسیر کرنے والے اہم افراد میں شامل تھے۔(۵) آپؓ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل

کے درمیان عقد مواخاۃ ہوا۔(۶) آپؓ بدر، احد، خندق غرضیکہ تمام مشاہد میں آنحضورؐ کے ہمرکاب تھے۔(۷)

روایت ہے۔ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری امت کے سب سے بڑی قاری ابیؓ ہیں۔(۸) آپؓ دور رسولؐ میں ابن مسعود کے بالمقابل بہترین قاری سمجھے جاتے تھے۔(۹) آپؓ کو زیدؓ بن ثابت سے پہلے وحی کی کتابت کا شرف حاصل ہوا۔(۱۰) آنحضورؐ نے آپؓ کو سید القراء کا لقب دیا۔(۱۱)

ابراہیم بن مسروق سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا کہ:

خُذُ وْ القرآنَ مِنْ اَرْبَعْۃٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمَعَاذٍ ، وَأبيّ بن کعب۔(۱۲)

ترجمہ: ''کہ چار لوگوں سے قرآن سیکھو، جن میں عبداللہ بن مسعودؓ، سالمؓ، اور اُبیؓ بن کعب شامل تھے۔ آپؓ مصحف رسولؐ اللہ کی تیاری میں بھی شامل تھے۔ جیسا کہ روایت ہے کہ۔

حَدَّثُنَا حَفْصُ بِنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا هَمَّام، حَدَّثَنا قَتَادَۃَ قَالَ سَأَلْتُ أنَسُ بُنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَی عَهْدِ النَّبِيّ ؟ قَالَ أَرْبَعَۃُ کُلُّهُمْ مِنَ الأنْصَارِ أبِي بن کَعْبٍ، وَمَعَاذُ بُنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بُنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْزَيْدٍ (۱۳)

ترجمہ: ''ہم نے حفص بن عمر سے سنا انہوں نے ہمام سے انہوں قتادۃ سے اور قتادۃ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ دور رسولؐ میں کن چار لوگوں نے قرآن جمع کیا انہوں نے کہا کہ چار انصار صحابہ

نے جن میں ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید شامل تھے۔"

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے آپؓ سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں سورۃ لم یکن الذین کفروا پڑھ کر سناؤں۔ آپؓ نے پوچھا۔ کہ کیا میرا نام لے کر کہا۔ آنحضورؐ نے جواب دیا۔ ہاں۔ اس پر آپؓ رونے لگے۔(۱۴)

اس روایت کا مقصود یہ تھا۔ کہ آپؓ کی قراءآت کی تعلیم دی جا سکے۔ تا کہ حفاظ کو قرآن مکمل ادائیگی کے ساتھ یاد ہو جائے۔(۱۵)

آپؓ اس موقع پر نعمت خاص حاصل ہونے کی وجہ سے روئے، نہ کہ خوف و ندامت کی بناء پر اس طرح آپؓ نے قرآن مکمل ادائیگی کے ساتھ سیکھ لیا۔(۱۶)

آپؓ کی جامع القرآن کے حوالہ سے جو اہمیت تھی، اسی کا مظہر ہے۔ کہ آپؓ کے پاس ذاتی نسخہ قرآن موجود تھا۔ اگر چہ اس میں سورتوں کی ترتیب پر اختلاف ہے۔

آپؓ کے مصحف کی ترتیب کو تیسری صدی ہجری کے وسط میں الفضل بن شاذان نے بصرہ میں دیکھا۔ ابن ندیم نے اپنی کتاب "الفہرست" میں اس کو نقل کیا ہے۔

کہ الفضل بن شاذان روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ثقہ صحابہ نے بتایا کہ ابیؓ بن کعب کی قراءت بصرہ کے ایک گاؤں میں لکھی ہوئی موجود تھی۔ اس گاؤں کے سب سے معتبر فرد محمد بن عبد الملک الانصاری سے کہا گیا۔ کہ وہ ہمیں اپنا مصحف دیکھائے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس مصحف ابیؓ موجود ہے۔ اس کو ہمارے آباؤ اجداد نے دیکھا ہے۔ اس مصحف میں سورتوں کی ترتیب اس طرح ہے۔

فاتحة الکتاب، البقرہ، النساء، آل عمران، الانعام، المائدہ، الذی،

أُشبة وهى يونس، الأنفال ، التوبة، هود، مريم، الشعراء ، الحج، يوسف، الكهف، النحل، الاحزاب، بنى اسرائيل ، الزمر، حم تنزيل، طه ، الانبياء، النور، المؤمنين، حم المؤمن ، الرعد، طسم، القصص ، طس ، سليمان، الصافات، داؤد، سورة ص ، يسين، أصحاب، الحجر، حم، عسق، الروم، الزخرف، حم السجدة، سورة ابراهيم، الملئيكة، الفتح، محمد ﷺ الحديد، الطهارة، تبارك، الفرقان، ألم تنزيل، نوح، الاحقاف ، الرحمن ، الواقعة ، تبارك، الفرقان، ألم تنزيل ، نوح ، الاحقاف، الرحمن، الواقعة ، الجن، النجم، نون الحاقة، الحشر، الممتحنة، المرسلات، عم يتساء لون، الانسان، لاأقسم كوّرت ، النازعات، عبس، المطصنفين، انشقت، التين، اقرأ باسم ربك، الحجرات، المنافقون، الجمعة ، النبي ، بهليه السلام، الفجر، الملك، الليل، اذا يغشى، إذا اسماء انفطرت، إذا السماء اتفطرت، الشمس وضحاها، السماء ذات، البروج، الطارق، سبح اسم ربك الأعلىٰ، الغاشية، عبس، وهى أهل الكتاب، لم يكن، أول ما كان الذين كفروا الصف، الضحىٰ، ألم نشرح لك، القارعة، التكاثر، الخلع، ثلاث آيات الجيد، ست آيات اللهم إياك نعبدوا آخرها بالكفار ملحق، اللمز، اذا زلزلت العاديات، أصحاب الفيل، التين، الكوثر، القدر، الكافرون، النصر، أبى لهب، قريش، الصمد، الفلق، الناس، فذلك مائة وستة عشر سورة (١٧)

سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے بعد میں آپؐ کے مصحف کی ترتیب کو ابن أشتہ کی کتاب المصاحف کے حوالے سے اس طرح بیان کیا ہے،'' کہ ہمیں محمد بن یعقوب نے بتایا۔ انہوں نے ابوداؤد سے سنا اور ابو داؤد ابوجعفر الکوفی سے بیان کرے ہیں۔ کہ مصحف اُبیّ کی ترتیب یوں ہے۔

الحمد، البقره، النساء، آل عمران، الانعام، الاعراف، المائدة، يونس،
الأنفال ، براء ة، هود، مريم، الشعراء، الحج، يوسف ، الكهف، النحل،
الاحزاب، بني اسرائيل، الزمر، حم، طه، الانبياء، النور، المؤمنون، السباء،
العنكبوت، المؤمن، الرعد، القصص، النمل، الصافات، الملك، السجدة، إنا
أرسلنا نوحا، الأحقاف، ق، الرحمان، الواقعة، الجن، النجم، سأل سائل،
المزمل، المدثر، اقتربت ، حم، الدخان، لقمان، الجاثيه، الطور، الذاريات،
ن، الحاقة، الحشر، الممتحنة، المرسلات، عم يتساء لون، لا أقسم
بيومرالقيامة، إذا الشمس كورت؟ يا ايها النبى إذا اطلقتم النساء، النازعات،
التغابن، عبس المطفسفين، اذا السماء انشقت، والتين والزيتون، اقراء باسم
ربك؟ الحجرات، المنافقون ، الجمعة، لم تحرم، الفجر، لا أقسم بهذ البلد،
والليل إذا السماء انفطرت، والشمس وضحاها، والسماء ، والطارق، سبح
اسم ربك، الغاشية الصف، التغابن، أول الكتاب، وهى لم يكن، والضحى،
ألم همزة، إذا زلزلت، العاديات، الفيل، ليئلا ف قريش، أرأيت ، إ نا اعطينك،
القدر ، الكافرون، إذا اجاء نصرالله، تبت، الصمد، الفلق، الناس۔(۱۸)

الفضل بن شاذان نے آپؓ کے مصحف کی ترتیب بیان کرتے ہوئے سورۃ لقمان، العنکبوت ، الدخان الذاریات، التحریم، المعارج ، المزل، المدثر، البلد کا ذکرنہیں کیا۔ اسی طرح ابن اشتر نے مصحف ابیؓ کی ترتیب میں الکھف، الفرقان، السجدۃ، فاطر، الزخرف، القمر، المجادلۃ، الملک، نوح، الدھر، البروج کو بیان کیا، سورۃ القمر کے علاوہ یہ تمام سورتیں الفہرست میں موجود ہیں۔(۱۹)

آپؓ سے تفسیر کا ایک بہت بڑا نسخہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ جس کو ابوجعفر الرزی نے الربیع بن انس سے انہوں نے ابی العالیۃ سے روایت کیا اس نسخے کو ابن جریر، ابن ابی حاتم،

حاتم، اور احمد بن حنبل نے اپنی تصانیف میں بیان کیا ہے۔(۲۰) ابی العالیۃ سے روایت کردہ اس نسخے کو موقوف کہا جاتا ہے۔(۲۱)

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام جمع القرآن کے مختلف ادوار سے ہمیشہ سے ہی منسلک رہا ہے۔بعض روایات کے مطابق آپؓ مصحف صدیقی کی تیاری میں شامل تھے اور آپؓ نے مصحف عثمانی کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا۔

جمع القرآن کے حوالے سے آپؓ کا مقام و مرتبہ اس روایت سے بخوبی واضح ہوتا ہے۔ روایت ہے کہ عبداللہ نے روح بن عبدالمومن سے بیان کیا۔ انہوں نے ابوجعفر الرازی سے انہوں نے الربیع بن انس سے، انہوں نے ابی العالیۃ سے اور ابی بکر کے دوران قرآنی مصاحف جمع کر رہے تھے۔ اس دوران ابیؓ بن کعب املاء کروا رہے تھے۔ جبکہ لوگوں کی ایک جماعت لکھ رہی تھی۔ جب آپؓ سورۃ براءۃ کی اس آیت پر پہنچے۔ (ثُمَّ انصَرَفُوا صرف اللہ قلوبهم بانهم قوم لا یفقهون۔)(۲۲) تو خیال کیا گیا کہ اللہ نے اسے قرآن کے آخری حصہ کے طور پر نازل کیا۔ اس موقعہ پر آبی بن کعب نے کہا۔ کہ رسولؐ نے مجھے اس کے بعد دو آیات پڑھائیں۔

لقد جاء کم رسول من أنفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم، بالمؤمنین رؤف رحیم............) الی وهو رب العرش العظیم..................۔(۲۳)

ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپؓ کے مصحف میں سورۃ براءۃ کی آخری آیات شامل تھیں۔ جبکہ بخاری نے باب جمع القرآن میں لکھا ہے۔ کہ سورۃ براءۃ کی آخری آیات أبي خزیمہ الأنصاری کے علاوہ اور کسی کے پاس سے نہ ملیں۔(۲۴) صحیح البخاری اور مسند احمد بن حنبل کی روایات میں تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ جب آپؓ مصحف سے پڑھ کر املاء کروا رہے

ہوں گے۔ آپؓ کا آنحضورؐ سے ان آیات کو سن کر بیان کرنے میں یہ مقصد پوشیدہ ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے تمام لکھے ہوئے نسخوں کا موازنہ و مقابلہ کرکے متواتر آیات و سور کو مصحف ام میں رقمطراز کیا جا سکے۔ راجح قول کے مطابق قرآن سے متعلق مواد پر دو گواہ اس لئے طلب کئے جاتے تھے۔ کہ یہ آنحضورؐ کی موجودگی میں لکھا گیا تھا۔ لہٰذا آپؓ اور خزیمہ الأنصاری سے موصول شدہ دو شہادتوں کی بنیاد پر ان آیات کو "**النسخة الام**" میں شامل کیا گیا۔

اسماء الرجال اور تذکرہ کی کتابوں میں آپؓ کے سن وفات کے بارے میں خاصا اختلافات پایا جاتا ہے۔ سنہ ۱۹ھ سنہ ۲۰ اور ۲۲ ہجری آپؓ کے سن وفات لکھے گئے ہیں۔ بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے۔ کہ آپؓ نے مصحف عثمانی کی تیاری میں بھی حصہ لیا۔ مثلاً ابن ابی داؤد نے کتاب المصاحف میں مصحف عثمانؓ کی تیاری سے متعلق بہت سی روایات بیان کی ہیں۔

ابن ابی داؤد نے محمد بن سیرین کے طریق پر کثیر بن افلح سے روایت کی ہے۔ کہ جس وقت حضرت عثمانؓ نے مصحف لکھوانے کا ارادہ کیا۔ تو انہوں نے اس غرض کے لئے بارہ آدمی قریش و انصار میں سے جمع کئے۔ اور ان کے ذمہ قرآن لکھنے کا کام لگایا۔ ان افراد میں ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما شامل تھے۔(۲۶)

جبکہ صحیح البخاری میں اس کمیٹی کے ارکان کی تعداد چار ملتی ہے۔ ان افراد میں زید بن ثابت، عبداللہ بن الزبیر، سعید بن العاص اور عبد الرحمان بن الحارث بن ہشام شامل تھے۔(۲۷)

ابن ابی داؤد کا صحیح البخاری کے بالمقابل متضاد روایات کو بیان کرنا کسی غلط فہمی کی بنیاد پر ہے۔ بارہ اصحاب والی روایت کا تنقیدی جائزہ صبحی صالحی نے "مباحث" میں لیا ہے۔

وہ ان روایات کو معتبر نہیں سمجھتے۔ ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں:

کہ عجیب بات یہ ہے کہ محدث ابن ابی داؤد ایک ہی مسئلہ کے بارے میں مختلف روایات نقل کرنے کے شائق نظر آتے ہیں۔ اگرچہ ان میں تضاد پایا جاتا ہو۔ اس پر طرہ یہ کہ وہ مسئلہ زیر بحث میں امام بخاری کی ذکر کردہ چار اشخاص پر مشتمل کمیٹی کا ذکر نہیں کرتے۔ بلکہ اس ضمن میں قائم شدہ دیگر کمیٹیوں کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً وہ ایک کمیٹی کا ذکر کرتے ہیں۔ جو دو صحابہ زیدؓ بن ثابت اور سعید بن العاص پر مشتمل تھی۔ (۲۸) ایک کمیٹی بارہ صحابہ پر مشتمل تھی۔ اس میں قریش و انصار میں سے ابیؓ بن کعبؓ، زیدؓ بن ثابت اور سعیدؓ بن العاص شامل تھے۔(۲۹)

تاہم حتمی رائے یہی ہے۔ کہ اس تضاد پر شوالی نے جرح و کدح کی ہے۔ مستشرق بلاشیر (Balchere) اسی بات پر حیرت و استعجاب کرتے ہیں۔ کہ ابن ابی داؤد نے ایک کمیٹی کا ذکر کیا ہے۔ جس میں ابیؓ بن کعب شامل تھے۔ حالانکہ وہ اس کمیٹی سے دو سال پہلے وفات پا چکے تھے۔ (۳۰) کتابت قرآن سے متعلق کمیٹی کی تشکیل کا واقعہ ۲۵ ھ کا ہے۔(۳۱)

ابن کثیر کے مطابق کمیٹی کی تشکیل کا واقعہ ۳۰ھ کا ہے۔(۳۱) جبکہ عسقلانی کے نزدیک جو لوگ اس کو ۳۰ھ کا واقعہ بتاتے ہیں۔ ان کا قول صحیح نہیں ہے۔(۳۲) تاہم یہ اسلامی تاریخ کی ناقابل تردید حقیقت ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کا جمع و مرون کیا ہوا نسخہ مصحف عثمانیؓ کی اساس بنا۔(۳۴)

بعض روایات کے مطابق جب مصحف عثمانیؓ تیار ہو چکا تھا۔ تو ابیؓ بن کعب نے اپنے مصحف کو ضائع کر دیا تھا۔(۳۵)

آرتھر جیفری ایک آسٹریلوی نژاد امریکی مستشرق ہے۔ اس نے قرآن کریم کے دیگر مختلف پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اس کی مختلف قرآءآتوں پر بھی قابل ذکر کام کیا ہے۔ جیفری

Material for the History of the Text of کے کاموں میں نمایاں ترین کام the Quran. ہے۔ جو ای۔ جے۔ برل نے لائڈن سے ۱۹۳۷ء میں جاری کیا۔ یہ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی داؤد سلیمان السجستانی م ۳۱۶ھ کی ''کتاب المصاحف'' کے ساتھ پیش کیا گیا۔ جس کو آرتھر جیفری نے مدون کیا۔ اس نے قرآن حکیم کی تدوین اور اس کی مختلف قراءتوں کے مضامین پر دو مزید مسودات بعنوان ''مقدمتان فی علوم القرآن'' بھی مدون کئے۔ ان میں سے ایک کتاب المبانی کا مقدمہ ہے۔ جس کے مصنف کا علم نہیں ہے۔ اور دوسرا مقدمہ تفسیر الجامع المحرر کا ہے۔Nololeke نولڈیکے اور اس کے شاگرد شوالی (Schwally) نے بھی انہی دو مقدموں کو اپنی تحقیق نگارشات کی بنیاد بنایا ہے۔

(۳۶) جیفری نے علوم قرآنی سے متعلق دیگر متعدد مضامین بھی تحریر کئے۔ جو دی مسلم ورلڈ (The Muslim World) سمیت دیگر متعدد رسائل میں شائع ہوتے رہے۔ اس نے قرآن کو مذہبی مسودہ قرار دیتے ہوئے۔ (The Qur'an as Scripture) کتاب لکھی۔ جو ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی۔ جیفری نے اپنی کتاب (A reader on Islam) میں اسلام کو ایک تحریک کا نام دیا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی۔ اس نے آنحضور ﷺ کی ذات مبارکہ کو وجہ اعتراض بناتے ہوئے ۱۹۵۸ء میں (Islam Muhammad and his religion) کتاب لکھی۔ قاہرہ میں امریکن ریسرچ سنٹر کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے کولمبیا یونیورسٹی میں سامی زبانوں کے پروفیسر کے طور پر (Union Theological semnery) میں بطور جز وقتی استاد کے جیفری نے بائیبل کی تعلیمات پر گرانقدر کام کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم کے بارے میں بھی تحقیقی کام جاری رکھا۔ چنانچہ اختلاف قراءآت قرآنیہ کے موضوع کے ساتھ ساتھ اس نے قرآن حکیم کے دیگر پہلوؤں قرآن میں استعمال ہونے والے غیر عربی الفاظ (Foreign Vocabulary of the Quran) تدوین قرآن اور قرآن کے یہودی

اور عیسائی ماخذ جیسے موضوعات پر بھی خاصہ فرسائی کی۔ اس نے چند قرآنی سورتوں کے تراجم بھی کئے۔ اس کی کتاب (The Kor'an --- selected Sur'as) کے نام سے ۱۹۵۸ء میں شائع ہوئی۔ جیفری نے اس کتاب میں سورتوں کی ترتیب نو کو متعارف کروایا۔ تا کہ وہ بزعم خود آنحضور ﷺ کی سوچ میں ارتقاء ثابت کر سکے۔ (۳۷) دراصل جیفری مستشرقین نے اس طبقہ ثانی سے تعلق رکھتا ہے۔ جنہوں نے نو آبادیاتی دور کے بعد زبان و بیان کے اسرار و رموز اور لسانی مباحث کو اپنا موضوع بنایا اور انہیں اپنے پیش رو مستشرقین کی طرح افریقہ اور ایشیاء کے مسلم علاقوں میں نو آبادیاتی آقاؤں کے مشیر بننے کا موقع نہ مل سکا۔ اب اس دور کے مستشرقین مثلاً برنارڈ لوئیس (Bernard Lewis) اور جان۔ او۔ وال (Jhon-o-vall) علاقائی اور اسلامی ثقافت کے مطالعہ کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ (۳۸)

جیفری نے ایسی تمام عمر قرآن کے مطالعہ و تحقیق میں گزاری۔ محض یہ ثابت کرنے کے لئے قرآن آنحضور ﷺ کی تصنیف ہے۔ اور اس کے حرف آغاز سے حرف آخر تک اس پر محمدؐ کی مہر جھلکتی ہے۔ (۳۹) تا کہ قرآن کو خالصتاً انسانی کوشش ثابت کیا جا سکے۔ انسائیکلوپیڈیا آف برٹینیکا کے مقالہ نگار کے مطابق بھی قرآن کے تصورات و نظریات ایک ارتقاء کے مرہون منت ہیں۔ جو محمدؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کے اقول پر مشتمل ہیں۔(۴۰)

جیفری ایڈنبرا کے بیل (Bell of Edinbrugh) اور ییل کے ٹوری (Torry of Yale) کے آزادانہ مطالعہ و تحقیق کا بڑا مداح موئید ہے اور وہ ان دونوں کے انتقاد اعلیٰ (Higher Criticism) کے اصولوں کا قرآن پر اطلاق اور ان کے اس نتیجہ پر پہنچنے ربھی رطب اللسان ہے۔ ''کہ محمد ﷺ تحریری مود جمع کرتے رہے۔ اور اس کی چھان پھٹک کرتے رہے۔ اور اسے ایک کتابی شکل میں مرتب اور مکمل کرنے سے قبل ہی وفات پا گئے۔'' (۴۱) اس کی ساری جدوجہد کا مقصد محض یہ تھا۔ کہ قرآن کو انسانی تخلیق اور نتیجتاً اسلام

کو انسانی مذہب ثابت کیا جا سکے۔ چنانچہ اختلاف قراء آت کا ایک ذخیرہ جمع کرنا اسی مقصد کے حصول کی ایک بڑی کوشش ہے جیفری دور رسول ﷺ میں تیار ہونے والے نسخہ کو نامکمل قرار دیتا ہے۔ (۴۲) چنانچہ جیفری نے اپنی علمی لگن اور تحقیقی جذبات کے تحت اسلامی ورثہ میں موجود مواد کو کھنگالا اور اس کا جائزہ لیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنی عادت سے مجبور ہو کر مختلف قسم کے مبالغہ آرائیوں میں مبتلا رہا، اور آنحضور ﷺ پر نازل شدہ قرآن کو ان کے نفسیاتی ارتقاء پر منحصر سمجھ کر من چاہے اور یک طرفہ نتائج کا استنباط کیا۔

جیفری نے Materials میں اصحاب رسول ﷺ کے ذاتی طور پر جمع کئے ہوئے نسخے جات کو مصحف عثمانیؓ کے مقابل قرار دیا ہے۔ اس نے ان نسخہ جات میں سے ۱۵ کو بنیادی مصاحف قرار دیتے ہوئے صحابہ کرامؓ اور صحابیات کی جانب منسوب کیا ہے۔ اور ۱۳ کو ثانوی مصاحف کے درجہ میں رکھتے ہوئے تابعین کی جانب منسوب کیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔ عبد اللہ بن مسعودؓ، ابیؓ بن کعب، علیؓ بن ابی طالب، عبداللہؓ بن عباس، ابوموسیٰ الاشعریؓ، حفصہؓ، انسؓ بن مالک، عمر بن الخطابؓ، زیدؓ بن ثابت، عبد اللہؓ بن زبیر، ابن عمرؓ، عائشہؓ، سالمؓ، ام سلمہ، عبید بن عمیر سے بنیادی مصاحف کے نسخہ جات کو منسوب کیا ہے۔ جبکہ ثانوی نسخہ جات کو ابو الاسود، علقمہ، حطان، سعید بن جبیر، طلحہ عکرمۃ، مجاہد، عطاء بن ابی رباح، ربیع بن خثیم، الاعمش، جعفر صادق، صالح بن کیسان، اور الحارث بن صویب کی جانب منسوب کیا ہے۔ (۴۳)

یہ بات بلاخوف و تردید کہی جا سکتی ہے کہ صحابہ کرامؓ میں سے بعض کے پاس اپنے ذاتی نسخہ جات موجود تھے۔ یہ قرآن سے ان کے شغف و دلچسپی یا پھر بارگاہ نبوت سے ملی ہوئی قرآن کی ذمہ داری کا نتیجہ تھے۔ چونکہ یہ الگ الگ نسخہ جات تھے۔ لہٰذا ان میں تشریحی نوٹ بھی حاشیہ پر لکھے ہوئے ہوں گے۔

بعض الفاظ کے معنی ہوں گے۔ فقی احکام کا استنباط ہو گا اور ممکن ہے کہ یہ سبعہ احراف کے پیش نظر ملی ہوئی رخصت کے پیش نظر بھی ہوں اور صحابہ کرامؓ نے محض علمی لگن کے تحت مختلف لہجات و اندازِ قراء آت کو جمع کر لیا ہو۔ لیکن صحابہ کامؓ میں سے کوئی بھی اپنے نسخہ کو قرآن کے مقابلے میں اپنے پاس رکھنے کا دعویدار نہ تھا۔ جیفری نے Materials میں تقریباً 6000 ایسے مقامات کی نشاندہی کی ہے۔ جو کہ مصحف عثمان سے مختلف تھے اور 28 اصحاب کو مقابل قرآن کا حامل بنا دیا۔ قطع نظر اس کے کہ اختلا کرنے والے کو مصحف عثمانی کے نافذ و رائج ہو جانے کے بعد اپنی قراء آت پر اصرار رہا۔ یا اس نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔ (۴۴)

تدوین مصحف عثمانی کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ اس دور میں بہت سے غیر عربی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا۔ جو عربی سے قطعی نابلد تھے حذیفہ بن یمان نے آرمینیہ کی فتح کے دوران بہت زیادہ اختلاف قراء آت دیکھا۔ آپ عثمانؓ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ اس سے پہلے کہ مسلمان یہود و نصار کی طرح قرآن میں اختلاف کرنے لگیں۔ اس امت کی خبر لیجئے اور ان کو مصیبت سے بچائیں۔ (۴۵) اس موقعہ پر حضرت عثمانؓ نے باقاعدہ طور پر ایک سرکاری نسخہ قرآن تیار کرنے کا اعلان کیا۔ اور حضرت حفصہؓ کو پیغام بھیجا کہ وہ اپنا مصحف ہمارے پاس بھیج دیں۔ (۴۶) اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کا جمع کردہ مصحف ہی مصحف عثمانی کی بنیاد ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سی غیر معتبر اور مختلف فیہ روایات بھی ہیں۔ لیکن وہ ہمارا موضوع نہیں ہیں۔ اگرچہ جیفری یہ تسلیم کرتا ہے کہ ابیؓ بن کعب کے مصحف کی حیثیت ثانوی ہے۔ پھر بھی اپنے اعتراضات کو دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جیفری نے کتاب المصاحف کے مقدمے میں اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ ابیؓ بن کعب اور طلحہ بن مصرف کی بیان کردہ قراء آت کے بہت سے حصوں کو دیکھا نہ گیا۔ اس لئے کہ کتاب المصاحف کا نہ صرف ایک یا دو صفحہ بلکہ اصل نسخہ ہی غلط معلوم ہوتا ہے۔ (۴۷) اگرچہ جیفری

یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے آپؓ کے مصحف کو اپنے قبضہ میں کر لیا تھا۔(۴۸) پھر بھی آپؓ سے منسوب اختلافی روایات کو بنیادی مصحف کے حوالہ سے بیان کرتا ہے۔(۴۹) برجسٹراسر کی رائے کے مطابق مصحف ابیؓ کو کوفہ اور اس دور کے بڑے بڑے شہروں میں بہت کم اہمیت حاصل تھی۔ (۵۰) برجسٹراسر نے عبداللہ اور ابی ؓ سے بیان کردہ اختلافی روایات کو جانچنے کے بعد بجا طور پر یہ رائے قائم کی۔ کہ یہ بات بلاخوف وتردید کہی جا سکتی ہے۔ کہ کوئی شخص ان نسخہ جات کو مصحف عثمانی کے بالمقابل صحیح تر کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔(۵۱) جیفری کا غیر مستند نسخہ جات کو پیش کرنے کا مقصد قراء آت قرآنیہ کی ترویج میں ارتقاء ثابت کرنا ہے۔ تاکہ مصحف عثمانی کو سو فیصد الہامی ہونے کی بجائے اسی ارتقائی عمل کی ایک انتہائی شکل قرار دیا جا سکے۔ (۵۲)

قرآن کریم اور اس کی مختلف قراء آتوں کو موضوع سخت بناتے ہوئے۔ جیفری اپنے دعوے کے باوجود انتقاد اعلیٰ (Higher Critism) کے اصولوں کی پابندی نہ کر سکا۔ اس نے پروفیسر برجسٹراسر جو کہ میونخ میں قرآن محل کا بانی تھا۔ اور اس کے جانشین اوٹو پریکشل کے ساتھ اشتراک عمل کے باوجود قرآن حکیم کی تدوین اور دنیا کے مختلف حصوں سے جمع کئے گئے۔ قرآن حکیم کے نسخوں کے متون میں اختلاف کے بارے میں قرآن محل (Archive) کے نتائج تحقیق کو بیان نہیں کیا۔ کیونکہ یہ نتائج قرآن حکیم کے بارے میں اس کے مقاصد سے ہم آہنگ نہ تھے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران اتحادی فوجوں کو بم باری سے سارا قران محل جل کر خاکستر ہو گیا۔ اور پریکشل بھی بمباری میں ہلاک ہو گیا۔ تاہم خوش قسمتی سے اس کی وفات سے قبل 1933ء میں ڈاکٹر حمید اللہ کو پریکشل سے بالمشافہ گفتگو کا ایک موقعہ میسر آ گیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب پریکشل فرانس میں واقعہ مختلف لائبریریوں سے قرآن حکیم کے مختلف نسخہ جات کی فوٹو کاپیاں حاصل کر رہا ہے۔ (۵۳) ڈاکٹر حمید اللہ کا بیان ہے۔ کہ پریکشل نے انہیں بتایا کہ ہمارے ادارے نے دنیا میں مختلف حصوں سے قرآن

حکیم کے مختلف 42ہزار نسخہ جات کی فوٹو کاپیاں جمع کیں اور ان کا باہمی موازنہ کیا۔ ڈاکٹر حمید اللہ مزید بتاتے ہیں کہ پچھلے چودہ سالوں کے دوران مطبوعہ و غیر مطبوعہ قرآن حکیم کے ۴۲ ہزار نسخہ جات کو انہوں نے اس لئے جمع کیا۔ تاکہ وہ متن قرآن کے تضادات کو سامنے لاسکیں۔ تمام دستیاب نسخہ جات کو جمع کرکے اور ان کا باہم موازنہ کرکے اس ادارے نے جو ابتدائی رپورٹ شائع کی۔ اس کے مطابق ان ۴۲ ہزار نسخوں میں کتابت کی غلطیاں تو موجود ہیں۔ مگر متن قرآن میں کسی قسم کے تضاد کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی۔(۵۴) آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیفری اور دیگر مستشرقین جو الہامی کتب میں قرآن حکیم کے غیر محرف اور غیر متبدل ہونے کی انفرادیت کو جھٹلانے کے مشن کی تکمیل میں بڑی یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ سرگرداں ہیں۔ انہیں اور ان جیسے مستشرقین کو یہ مشورہ دیا جائے کہ وہ قرآن کے متن پر اپنے انتقاد اعلیٰ کے اصولوں کا غیر جانبداری سے اطلاق کریں۔ اور اخلاص اور دیانت داری کے ساتھ قرآن حکیم کے اس دعویٰ کی صداقت کی عملی مشاہدہ ضرور کریں۔ کہ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے نازل کیا گیا ہوتا۔ تو وہ اس قرآن میں بے شمار اختلافات پائے۔(۵۵) اور یہ کہ بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس قرآن کی (تحریف وتبدیلی) سے حفاظت کریں گے۔(۵۶)

حواش وکتابیات

۱۔ البخاری، ابی عبد اللہ اسماعیل بن ابراہیم بن الجعفی کتاب التاریخ الکبیر، ج ۱، ص ۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ ب۔ ت۔

۲۔ سیف الدولۃ، سلسلہ اعلام الصحابۃ، الصحابی الجلیل ابی، ص ۲۱، موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۱۰ھ ۱۹۸۱م۔

۳۔ زرکلی، خیر الدین، الأعلام، ج، ص ۸۲، دار العلم للملائین بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ۱۹۹۷۔

۴۔ مناع القطان، مباحث فی علوم القرآن، ص ۱۲۳، مکتبہ المعارف، بلنشر والتوزیع الریاض ۱۴۱۳ھ۔

۵۔ ابن تیمیہ، تقی الدین، احمد بن عبد الحلیم، مقدمہ فی اصول التفسیر، ص ۶۱، دار القرآن الکریم، موسسۃ الرسالۃ بیروت۔ ۱۳۹۲ھ ۱۹۷۲م۔

۶۔ الشامی، محمد بن یوسف الصالح، سبل الہدیٰ والرشاد فی خیر العباد، ج ۳، ص ۳۶۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۳م۔

۷۔ واقدی، محمد بن عمر، کتاب المغازی للواقدی، ج ۱، ص ۱۳۸ موسسۃ الاعلیٰ المطبوعات بیروت۔ ب۔ت۔

۸۔ لأبی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ، الجامع، الصحیح وھو سنن الترمذی، ج ۵، ص ۶۶۴، دار عمران بیروت۔ ب۔ ت۔

...... وابن ماجہ، ابی عبداللہ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۵، دار احیاء الکتب العربی ۱۳۷۲ھ ۱۹۵۲ء۔

...... J.D. pearson, Encyclopeadia of Islam vol V, P604 E..J brill leiden 1986. (Qur'an)

۱۰۔ کمال، احمد عادل، علوم القرآن، ص ۴۲ دار الارشاد، بیروت، الطبعۃ الثالثۃ ۱۳۸۸ھ ۱۹۶۵م۔

۱۱۔ شاہ ولی اللہ دہلوی، ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء ج ۲، ص ۳۸۰، قدیمی کتب خانہ ب۔ت

۱۲۔ البخاری، الجامع الصحیح، ج ۴، ۱۹۱۲۔ دار ابن کثیر دمشق، الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۱۰ھ ۱۹۹۰م۔

۱۳۔ البخاری، الجامع الصحیح، ج ۴، ص ۱۹۱۳ء

۱۴۔ المرجع السابق، ج ۳، ص ۱۳۸۵ تا ۱۳۸۶۔

۱۵۔ البلاذری، احمد بن یحییٰ بن جابر، کتاب جمل أنساب الاشراف ج ۱۱ ص ۲۱۲، المکتبۃ التجاریۃ مصطفیٰ احمد الباز ۱۹۹۶م۔

۱۶۔ عیاض، ابی الفضل عیاض بن موسیٰ، اکمال المعلم بفوائد مسلم ج ۷، ص ۴۹۵، دار الوفاء، بیروت ۱۵۱۸ھ ۱۹۹۸م۔

۱۷۔ ابن ندیم، الفہرست، ص ۴۰ تا ۴۱، مکتبۃ خیاط، بیروت، ب۔ت۔

۱۸۔ السیوطی، جلال الدین، عبدالرحمٰن، بن ابی بکر الاتقان فی علوم القرآن، ج ۱، ص ۱۸۰

تا ۱۸۱۔

مکتبۃ المعارف الریاض، الطبعۃ الأولیٰ ۱۴۱۸ھ ۱۹۹۶م۔

19- Jeffery, Arthur, Materials for the history of the text of the Qur'an - P-115. E.J. Brill Leiden 1937.

۲۰۔ وجدی، محمد فرید، دائرہ معارف القرآن العشرین ج ۱، ص ۸۷، دار المعارف بیروت ب۔ت۔

۲۱۔ العقیلی، کتاب الضعفاء الکبیر، ج ۳، ص ۱۳۴ تا ۱۳۵۔

۲۲۔ سورۃ التوبہ، آ ۱۲۷، مکتبۃ ار الباز مکۃ المکرّمۃ، الطبعۃ الأولیٰ ب۔ت۔

۲۳۔ حنبل، محمد بن احمد، مسند احمد بن حنبل، ج ۶ ص ۱۳۷، دار احیاء التراث العربی مکۃ المکرّمۃ، ب۔ت۔

...... والہیثمی، مجمع الزوائد، ومنبع الفوائد ج ۷، ص ۳۶، دار الکتاب العربی بیروت۔ ۱۴۱۲ء۔

۲۴۔ البخاری، الجامع الصحیح، ج ۴، ص ۱۹۰۷ء

۲۵۔ الکنانی، شہاب الدین، احمد بن علی بن محمد بن علی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ج ۱، ص ۳۲۔ مکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ بمصر، ب۔ت۔

...... وابن اثیر، عز الدین ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن عبد الکریم، الکامل فی التاریخ ج ۲، ص ۳۸۲۔ دار الکتاب العربی بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۱۵ھ ۱۹۹۵م۔

۲۶۔ ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف، ص ۲۶، لائڈن، ۱۹۳۷۔

۲۷۔ البخاری، الجامع الصحیح، ج ۴ ص/ ۱۹۰۸۔

۲۸۔ ابن ابی داؤد، کتاب المصاحف، ص ۲۲ تا ۲۳

۲۹۔ المرجع السابق، ص ۲۶۔

۳۰۔ صبحی صالح، مباحث فی علوم القرآن، ص ۷۹۔
دار العلم للملائین الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۶۴۔

۳۱۔ الطبری، ابی جعفر محمد بن جریر، تاریخ الامم والملوک، ج ۳، ص ۳۰۷۔
مطبعۃ الاستقامۃ بالقاہرہ۔ ب۔ ت۔

۳۲۔ ابن کثیر، ابی الفداء عماد الدین اسماعیل، المختصر فی اخبار البشر تاریخ ابی الفداء، ج ۱،
ص ۱۶۷۔ دار المعرفۃ بیروت۔ ب۔ ت۔

۳۳۔ العسقلانی، احمد بن علی بن حجر، فتح الباری، بشرح البخاری ص ۲۱ ج ۱۰ المکتبۃ
التجاریۃ، مصطفیٰ احمد الباز ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۶م۔

34- **M.A Chaudhary, Orientalism on varient readings of the Qura'an P-70**

The cause of arthur jeffery, p-180

36- **Please see for details, M.A Chaudhary, "Orientallism," P-170 to 171.**

...... جیفری، آرتھر، مقدمتان، فی علوم القرآن وھمہ مقدمہ کتاب المبانی ومقدمۃ ابن
عطیہ، ص ۲، ۳، مکتبۃ الخانجی ۱۳۷۵ھ، ۱۹۵۴م۔

37- **Jeffery, The kor'an selected sur'as p.20.**

The heritage press new york 1958.

38- **Abdul-Rehman, Momin, The Islamic fundamentalism vol/10 P-35 to 40**

Hamdardm Islamicsis Edition four.

39- **Jeffery, The Qur'an as scripture P-1 New York 1952.**

40- The New Encyclopedia of Britinicaa Vol9/P869 Chicago 10 edition 1920- 1903

41- Jeffery, The Materials p - 5

42- Ibid p-5 to 6.

43- M.A Chaudhary, "Orientalism," P-179.

44- Ibid p-171.

۴۵۔ عیسیٰ بن سورۃ، الجامع الصحیح، ج ۲، ص ۱۳۷۔

۴۶۔ البخاری، الجامع الصحیح، ۴/ ۱۹۰۸ء

۴۷۔ جیفری، کتاب المصاحف، ص ۱۶۔

48- Jeffery, Materials, P - 115.

49- Ibid p-115.

50- Ibid p-116.

51- Ibid p-16.

52- M.A Chaudhary, Orientalism P - 178.

۵۳۔ ڈاکٹر حمید اللہ، خطبات بہاولپور، ص ۱۵، اسلام آباد پاکستان ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۵م۔

۵۴۔ المرجع السابق، ص ۱۵ تا ۱۶

۵۵۔ سورۃ النساء، آ ۸۲۔

۵۶۔ سورۃ الحجر، آ ۹۔